

س۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق مغرب میں عورتوں کے حقوق سے کس طرح مختلف ہیں؟

start with the introduction of the question.

ج۔ اسلام کی آمد سے پہلے دنیا میں عورت کو پست اور حقیر سمجھا جاتا ہے تھا۔ سرزمین عرب میں تو عورت کی کوئی حیثیت ہی نہ تھی۔ زمانہ جاہلیت میں کسی کے گھر میں لڑکی پیدا ہوتی تو اسے ذرہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ یمن، یونان، ہندوستان، مصر، روم، ایران اور چین جیسے ممالک اگرچہ تہذیب و حکمت کے گہوارے خیال کیے جاتے تھے لیکن ان میں بھی عورت کی کوئی حیثیت نہ تھی بعض ملکوں میں تو اسے قابل فروخت مال و متاع سمجھا جاتا تھا۔

اسلام ایک مکمل فباطہ حیات ہے۔ یہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں سے متعلق ہدایت و رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ بنیادی انسانی حقوق کا ایک جامع منشور عطا کرتا ہے۔ اسلام وہ پہلا نظام ہے جس نے عورت کو ذاتی نشی فراہم کر کے اسے زندگی میں ایک باقاعدہ حیثیت مہیا کی۔ اسے وراثت میں حصہ دار بنایا اس کے حقوق کو سرعام تسلیم کیا اور ان حقوق کو پورا کرنے پر زور دیا۔

## ۔ حقوق نسواں کے لغوی معانی :-

نسواں عربی زبان کا لفظ "نساء" سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں "عورت" اور حقوق نسواں سے مراد عورتوں کے حقوق ہیں۔

## ۔ حقوق نسواں کے اصطلاحی معنی :-

اصطلاح میں اس سے مراد وہ بنیادی حقوق یا اخلاقی اصول ہیں



one reference is enough for a single heading.

پیرا کیا ہے۔ قومیں / قبیلے اس لیے بنائے ہیں تاکہ تم ایک دوسرے میں خوف سرسنگو۔  
(49:13)

## ۲) زندگی کا حق :-

زندگی عورتوں کا بھی حق ہے۔ اس کو مفلسی کے ڈر، بوجھ سمجھ کر قتل کر دینا ہیاباقل غلط ہے۔

ترجمہ :- ”اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرنا، ان کو اور تم کو ذوق ہم بھی دیتے ہیں۔“  
(17:31)

ایک اور جگہ ناحق قتل سے متعلق قرآن میں آتا ہے :-  
ترجمہ :- ”ایک انسان کا قتل ناحق پوری انسانیت کا قتل ہے گویا جس نے ایک انسان کا قتل کیا اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا۔“

۱۶) عزت کی تحفظ کا حق :- first add the description of 4-5 lines and then add reference.

عزت کی تحفظ کا حق بھی اللہ کے پاس ہے۔  
ترجمہ :- ”بے شک عزت اور ذات اللہ ہی کے پاس ہے۔“ (۲۶:۲۶)

## ۱۷) تعلیم کا حق :-

تعلیم حاصل کرنا عورت کا بنیادی حق ہے۔ اور جو ان کو اس حق سے محروم نہیں کرنا چاہیے۔ اس بات کی وضاحت انحصارِ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث سے ہوتا ہے جہاں انہوں نے فرمایا ”علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔“

## ۱۸) جائداد کا حق :-

عورت کا اس کے مال پر بھی پورا پورا حق ہے۔ اور یہ حق بھی

عورت کو قرآن نے عطا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں۔  
ترجمہ: "جو مرد سمجھتے ہیں کہ ان کی سمجھائی میں حق ہے اور جو عورت  
سمجھتے ہیں کہ ان کی سمجھائی میں حق ہے۔" (4:32)

غرب میں عورت کو یہ حق حقوق نسواں کی دوسری لہر کے بحر ملا۔  
(Second Wave of feminism)

## اسلام میں عورت کا مقام:

اسلام کی آمد عورت کے لیے علامی، ذلت اور ظلم و استحصال کے سببوں  
سے آزادی کا پیغام تھی۔ اسلام نے ان تمام بری رسوم کا خاتمہ کیا جو  
عورت کے انسانی وقار کے منافی تھیں۔ عورت کو وہ حقوق عطا کیے جس  
کی وہ حقدار تھیں۔ اسلام نے عورت سے دائی گناہ کی لعنت کو ختم کیا۔  
عیسائی تعلیمات کی رو سے عورت نے آدمؑ کو بہکایا، جب کہ اسلام کی  
رو سے شیطان نے دونوں کو بہکایا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:  
"و پھر شیطان نے انہیں اس جگہ سے بلا دیا اور انہیں اس (راحت  
کے) مقام سے، جہاں وہ تھے، الگ کر دیا۔" (البقرہ: 36)  
اسلام کے ذریعے عورت کو زندگی کا تحفظ، معاشی حقوق، روٹی، پیرا، مکان،  
تعلیم اور علاج کے حوالے سے سبکدوشی ملا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان  
معاشرہ بھی عورت کو وہی مقام عطا کرے جس کی وہ حق دار ہے۔

## قرآن میں عورت کا مقام:

قرآن میں عورت کے حقوق و فرائض کیا ہیں اللہ تعالیٰ نے واضح کر کے بتا  
دیا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

و ما شر و من بالمعروف (النساء: 19)

ترجمہ: "عورتوں کے ساتھ معاشرت میں نیکی اور انصاف کو ملحوظ  
رکھو۔"

## ۱۰ احادیث رسول ﷺ میں عورت کا مقام:

حضرت محمد بن عبد اللہ ﷺ نے عورت کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی شہادت تالیف کی۔  
آب کی بیشتر حدیث میں اس بات پر زور دیا گیا۔  
حضرت عبد اللہ بن عمر بن عباسؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
"دنیا ساز و سامان ہے اور دنیا کا بہترین ساز و سامان نیک عورت ہے۔"

ترمذی اور نسائی کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
"و کامل مومن وہ ہے جس کا کردار اچھا ہو اور جو اپنی بیوی کے ساتھ  
حسن سلوک کرے۔"

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:  
"و مومن مرد اور ایمان دار عورت (بیوی) سے نفرت نہ کرے۔ اگر اس کی  
کوئی ایک عادت یا صفت اسے ناپسند ہوگی تو اس کی کسی دوسری صفت  
سے وہ خوش بھی ہوگا۔" (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مزید روایت ہے کہ حضرت محمد بن عبد اللہ ﷺ نے فرمایا:  
"تم میں سے کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے۔  
اور تم میں سے سب سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں سب سے  
بہتر ہے۔" (ترمذی)

## ۱۱ اسلامی معاشرے میں عورت کا مقام:

اسلام میں معاشرے میں آہ آہ سے ہی عورت کو عزت دی گئی ہے۔  
عورت ماں کے روپ میں، بیٹی کے روپ میں، یا بیوی کے روپ میں، اسلام  
پر حیثیت سے اس کو قدر و منزلت عطا کرتا ہے۔

(۱) عورت بحیثیت ماں:  
اسلام میں ماں کو بلند درجہ عطا کیا گیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے یہاں  
تک فرمایا:  
"جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور اہل آپ کے رب نے حکم فرمادیا ہے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور اولین کے ساتھ حسن سلوک کا کرو۔

(۲) - عورت بحیثیت بیوی:

اس سلسلہ میں سب سے پہلی حقیقت حسن کی پھر کشتائی کی گئی ہے، یہ ہے:   
ومن کل شیء خلقنا زوجین۔ (الزیت: ۷۱)

ترجمہ: اور ہر چیز کے ہم نے جوڑے پیدا کیے۔

حجۃ الدعاء کے موقع پر اپنے خطبہ میں آپ ﷺ نے فرمایا:

”ہاں: عورتوں کے معاملہ میں اللہ نے ڈرو، کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی لمانت کے ساتھ لیا ہے، اور اللہ سے حکم کے ذریعے حلال کیا ہے۔ ان کے حقوق تم پر ہیں اور تمہارے حقوق ان پر ہیں۔ (ابن ہشام)

highlight the references.

(۳) - عورت بحیثیت بیٹی:

جہاں تک عورت بحیثیت بیٹی کا تعلق ہے اس کا انداز قرآن پاک کی سورۃ النحل میں سے ہوتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

ترجمہ: ”اور یہ لوگ اللہ کے لیے تو بیٹیاں تجویز کرتے ہیں (اور) وہ ان سے پاک ہے اور اپنے لیے (بیٹے) جو (دل پسند) ہیں۔ جب ان میں سے کسی کو بیٹی (کے پیرا بیوے) کی خبر ملتی ہے تو اس کا منہ (غم کے سبب) کالا پڑ جاتا ہے اور (اس کے دل کو دیکھو تو) وہ انروہ ناک ہو جاتا ہے۔ اور اس خبر پر سے (جو وہ سنتا ہے) لوگوں سے چھپتا بھرتا ہے (اور) سوچتا ہے کہ آیا ذلت برداشت کر کے لڑکی کو زندہ رہنے دے یا زمین میں گاڑ دے گا۔ دیکھو یہ جو تجویز کرتے ہیں بہت بھری ہے!“ (النحل: ۵۸-۵۷)

اس کے مقابلے میں اسلام نے بیٹی کو ایسے عزت دی ہے کہ آپ ﷺ

سیرۃ فاطمہ الزہراء (ر) سے لیے کھڑے ہو جاتے تھے۔ اپنی تو اسی حضرت  
امامہ (ر) کو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نماز میں اس حال میں لے آئے کہ وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم)  
کے کندھوں پر سوار تھیں۔  
حضرت انس (ر) سے روایت ہے کہ نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

”حسن شخص نے دو کچنیوں کی پرورش و تربیت کی حتیٰ کہ  
وہ بالغ ہو گئیں، قیامت والے دن وہ اس حال میں آئے  
گا کہ میں اور وہ ان دو انگلیوں کی طرح (قرب قرب)  
ہوں گے۔“

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی انگلیاں ملائیں (یعنی ملا کر دکھایا کہ اس طرح ہم دونوں  
ساتھ ساتھ ہوں گے۔) (مسلم)

اسلام میں عورت مکمل طور پر آزاد شخصیت ہے۔ وہ اپنے نام سے کوئی بھی  
معاہدہ یا وصیت کر سکتی ہے۔ وہ بطور ماں، بیوی، بہن اور بیٹی کی  
حیثیت سے وراثت کی حقدار ہے۔ اسے اپنے شوہر کے انتخاب کی مکمل آزادی  
ہے۔ اسلام نے تو عورت کو ہر حق بنا، محنت کے، تحفے کی صورت میں عطا  
کر دیا گیا لیکن مغرب میں ایسا نہ تھا۔ عورت کو اپنا حق منوانے کے لیے  
کئی محنت و مشقت کرنی پڑی۔ تب جا کر ان کو بنیادی حقوق  
فراہم ہوئے۔

## مغرب میں خواتین کے حقوق:

۱۹۲۸ء میں انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ تمام  
انسان ”آزاد پیدا“ ہوئے ہیں اور وقار اور حقوق میں برابر ہیں۔  
اس لیے تمام لوگ آزادی، وقار اور مساوی حقوق کے حقدار ہیں،  
چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔ اس کے باوجود ہر روز اور پوری دنیا میں  
خواتین اور لڑکیوں کو اب بھی مساوی سلوک اور انسانی حقوق کی

خلاف ورزیوں کا سامنا ہے۔ مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ عزت میں زندگی گزار رہی ہیں۔ انہیں محنت کی سہولیات تک کی رسائی نہیں ہے اور جائیداد یا زمین کی ملکیت کے حوالے سے بھی ان کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ ~~Medira Mondale~~ خواتین کے حقوق کی خلاف ورزیوں کے بارے میں پیرا لکرتی ہے۔ اور اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کر رہی ہیں کہ دنیا بھر میں خواتین کو انصاف کا درجہ حاصل ہو اور وہ عزت کے ساتھ زندگی گزار سکیں۔

خواتین کے حقوق انسانی حقوق ہیں۔ عورتیں انسان ہیں اس لیے ان کے بھی یکساں بنیادی حقوق ہیں۔ جیسے تعلیم، تشدد سے پاک زندگی، منصفانہ اجرت، یا ووٹ۔ تاہم دنیا میں بہت سے انسان ہیں جن کے انسانی حقوق سے وہ محروم ہیں۔ آج کے دور جدید میں بھی انسان عورتیں اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھاتی نظر آ رہی ہیں۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد ۱۹۴۵ میں انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے کو اپنا کر بین الاقوامی برادری نے صنف، مذہب اور سیاسی عقائد، قومی اور نسلی بنیادوں، یا سماجی حیثیت حیثیت سے قطع نظر تمام لوگوں کے لیے جامع تحفظ قائم کرنے کی کوشش کی۔ اعلامیہ بنیادی، سیاسی، سماجی اور ثقافتی حقوق کو قائم کرتا ہے۔ ان میں تشدد اور امتیاز سے پاک زندگی گزارنے کا حق، تعلیم اور محنت تک کی رسائی کا حق، جائیداد کی ملکیت کا حق، جائیداد کی ووٹ کا حق اور مساوی کام کے لیے مساوی تنخواہ کا حق شامل ہے۔ اس کو اپنانے ہوئے پہلی بار قانون کی نظر میں مرد اور عورت کو برابری کا مقام حاصل ہوا۔ تاہم اس مقصد تک پہنچنے کے لیے ابھی بھی عورتوں کو دنیا بھر میں جدوجہد کرنا پڑتی ہے۔ (اولمپ ڈی گو جز نے ۱۸ویں صدی فرانس میں کہا:

ہم مائیں، بیٹیاں، بہنیں، قوم کے نمائندے ہیں، سب کا مطالبہ ہے کہ قومی اسمبلی کی تشکیل کی جائے۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ جہالت

attempt by giving subheadings and mutple arguments.

[...] یہ عورت کے حقوق کی خلاف ورزی ہی عوامی برقیہ اور  
کلوستوں کی بد عنوانی کا واحد سبب ہے، [ہم] نے یہ فیصلہ کیا  
ہے کہ عورت کے فطری، ناقابل تنسیخ اور مقدس حقوق کو ایک بڑے  
جوش اعلان میں بنایا جائے۔

(اولمپ ڈی گوجنز - ۱۸۸۱ء میں فرانس)

① - ۱۸۸۹: فرانس - انسانی حقوق کی طرف پہلا قدم:-

۱۸۸۹ میں انسانی حقوق کمیٹی کے فرانسیسی فرانسیسی اعلامیے میں خواتین  
کو شامل نہیں کیا گیا تھا۔ اس وقت فرانسیسی اصطلاح و بیوم، کو  
'انسان' کے طور پر سمجھا جاتا تھا۔ اور تعریف کے مطابق شہریوں کا مرد  
ہونا ضروری تھا۔ لہذا یہ ابتدائی اور شہری حقوق اس کے مطابق صرف  
مردوں کے لیے دئے گئے تھے۔ خواتین کے ساتھ مساوی سلوک نہیں کیا  
جاتا تھا اس لیے وہ مساوی حقوق کی مستحق نہیں سمجھی جاتی تھیں۔

② - ۱۸۹۱: اولمپ ڈی گوجنز =

صرف مردوں کے خلاف حقوق کے خلاف مزاحمت میں زیادہ وقت نہیں  
لگاتا تھا۔ ان آوازوں میں خواتین کے پہلے طلب شامل تھے، جو انقلاب فرانس  
کے دوران قائم رہے گئے تھے، اور ان کا مطالبہ تھا کہ خواتین کو مردوں  
کے برابر سمجھا جائے۔ ۱۸۹۱ - ۱۸۹۱ کے حقوق نسواں اور خاتون شہری  
کے اسٹیٹ اعلامیے کے آرٹیکل 1 میں "عورت آزاد پیرا ہوئی ہے اور  
حقوق میں مرد کے برابر ہے" کا اعلان کیا۔

درحقیقت خواتین کے حقوق انسانی حقوق میں اس بات کو ثابت  
قدمی اور نرم کی ضرورت تھی اور اب بھی درکار ہے۔ یہ شعور پیرا ہوئے  
ہی، عرب میں اس کے لیے کوششیں جاری ہیں۔

③ - ۱۹۴۸: اقوام متحدہ میں خواتین کے حقوق کے کمیشن کا قیام:-

۱۹۴۶ میں اقوام متحدہ کے اقتصادی اور سماجی کونسل نے خواتین کی حیثیت سے متعلق کمیشن (CSW) کا قیام کیا۔ اس کا واضح مساوات اور خواتین کے حقوق کو فروغ دینا اور ان کی نگرانی کرنا تھا۔ دنیا بھر میں ۵۰ ممبران، سال میں ایک مرتبہ ملاقات کرتے ہیں تاکہ اس مقررہ متعلق کی جانے والی کوششوں کا جائزہ لیا جاسکے اور خواتین کے حقوق کے لیے مزید بہتری لائی جاسکے۔

### (۷) - ۱۹۴۶: خواتین کے حقوق کے لیے مزید کاوشیں۔

انسانی حقوق کے اعلامیہ میں قائم کردہ عمومی اصولوں سے متعلق بائیں و دھروں کی حوصلہ افزائی کے لیے، ۱۹۶۶ میں اقوام متحدہ نے انسانی حقوق کے دو میثاقوں کو اپنایا، اور ان کی متعلقہ خاص طور پر خواتین کے حقوق سے تھا۔ ایک کو شہری اور سیاسی حقوق کا احاطہ کرنے والی والے شہری کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ان میں آزادی اظہار کا حق، راددائی کی آزادی اور اجتماع کی آزادی شامل ہیں۔ دوسرا جسے سماجی عمل کے نام سے جانا جاتا ہے، اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق سے متعلق متعلق ہے۔ اس معاہدے کے مطابق تعلیم اور مناسب معیار زندگی کا حق حاصل ہوا۔ یہ دونوں معاہدے ۱۹۶۶ میں نافذ ہوئے۔

### (۸) - ۱۹۷۹: بین الاقوامی سطح پر دستاویزی خواتین کے حقوق CEDAW۔

انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ جس بنیادی اصولوں کو قائم کرتا ہے۔ اس لیے خواتین کے حقوق کو یقینی بنانے کے لیے مزید کوششوں کی گئی۔ اس خلا کو پُر کرنے کے لیے اقوام متحدہ کی طرف سے خواتین کے ساتھ امتیازی سلوک کے خاتمے کے لیے (CEDAW) کنونشن قائم کیا۔ جو دسمبر ۱۹۷۹ میں منظور ہوا۔ اس کنونشن کو حقوق نسواں کے کنونشن کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ ریاستوں کو اس کی توثیق کرنے پر مجبور کرتا ہے کہ وہ اس پر عمل کرے۔ یعنی ثقافت، معاشرے، تعلیم، سیاست اور قانون سازی کے شعبوں میں خواتین کے ساتھ مل کر کام کرے۔

the first part of your answer is irrelevant and is not required.

just compare the two in similar headings simultaneously.

## خلاصہ بحث :

اسلام نے عورتوں کے حقوق و فرائض کو اسلام کے عروج کے ساتھ ساتھ ہی عطا کیا۔ لیکن اس کے باوجود مغرب میں قانونی قوانین اس روشنی سے طویل عرصے تک محروم رہیں۔ ان تک یہ سارے بنیادی حقوق ایک طویل عرصے کی جدوجہد کا سامنے کرنے کے بعد عطا ہوا۔ "کلوریا سائیم" نے کہا تھا "عورتوں کے مساوات کے لیے جدوجہد کی کہانی کسی ایک نسوانیت پرست یا کسی ایک تنظیم کی کہانی نہیں ہے، یہ ان سب کی اجتماعی کوشش ہے جو انسانی حقوق پر یقین رکھتے ہیں۔" مغرب میں عورتوں کی جدوجہد انہی حقوق کے لیے تھی جو قرآن نے حضرت محمدی ﷺ کے ذریعے چودہ سو سال قبل ہی فرضاً قرار دیا۔ مغرب میں عورتوں کے بنیادی حقوق اسلام میں بنیادی حقوق سے اس طرح مختلف ہیں کہ مغرب کے حقوق لوگوں کے بنائے ہوئے ہیں جبکہ اسلامی حقوق اللہ کی طرف سے عطا ہیں، عورتوں کے لیے صرف عورت ہونے پر۔ قرآن نے بھی عورت کو عزت دی اس بات کا اندازہ صرف اس بات سے ہو جاتا ہے کہ قرآن پاک کی پوری سورۃ النساء عورت کے نام سے ہے۔ دوسرا بنیادی فرق یہ ہے کہ اسلام میں عورت کو اپنے حق کے لیے کسی اجلاس، کنونشن یا عورت مارچ کی ضرورت نہیں پڑی اللہ تعالیٰ نے خود ہی معاشرے کو سرائی اور عباد سے بچانے کے لیے حقوق و فرائض شروع سے ہی بتا رکھے ہیں۔ اور سارا فرق یہ ہے کہ مغرب میں عورتوں کے حقوق کی خلاف ورزی پر دنیا کے عدالتوں میں فیصلہ یا سزا ہی جائے گی جبکہ اللہ کے ہاتھ ہونے کے حقوق کسی حق تلفی پر اللہ کی عدالت میں بھی جکڑ ہو گئی۔

عورت سے معاشرہ ہے۔ اس کی تعلیم و تربیت نسل سوار سکتی ہے۔ قومی ترقی میں ان کا عمل دخل فلاح کی ضمانت ہے اور ورسے بھی عورت کی ہی وجہ سے اس کائنات میں رنگ ہے۔ بقول اقبال:

وجود دن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ  
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سورِ دروں

improve the paper presentation and the references part.